

روزنامہ

ایڈیٹر
روشن دین تریار

The Daily
ALFAZL

RABWAH

پوم جمعہ

قیمت

۱۰ پیسے

جلد ۱۲/۵۲ | ۳۱ ہجرت ۱۳۴۲ | ۸ ذی الحجہ ۱۳۸۲ | ۲ مئی ۱۹۶۳ | نمبر ۱۰۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحبت کے متعلق تازہ اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا انور امیر صاحب -

۲۰ مئی ۱۹۶۳ بوقت سوا آٹھ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ تقریباً

کی تکلیف میں کمی آفاذ رہا۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی

ہے۔ الحمد للہ

اجنباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولے کو کم

اپنے فضل سے حضور کو صحبت کا جلوہ

عاجل عطا فرمائے۔

امین اللہم آمین

حضرت زناشیر احمد صاحب کی عیالیت

۲۰ مئی ۱۹۶۳ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

مذہب اعلیٰ کی طبیعت آج حال گروہ اذنا نامک

میں درد اور عام کمزوری کی وجہ سے نامناسب

اجنباب حالت دعائیں جاری رکھیں کہ

اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عیال شفا عطا فرمائے

امین

محاسن انصاریہ ضلع شیواہ کا سالانہ اجتماع

محاسن انصاریہ ضلع شیواہ کا سالانہ اجتماع

۱۹۶۳ مئی ۱۸-۱۹ مئی ۱۹۶۳ بروز جمعہ

داوار کو مقام پشاور منقہ ہوگا۔ مرکز سے

جناب مولانا عبدالرحمن صاحب خاص نامہ تعلیم

انصاریہ ضلع شیواہ کی شرکت فرمائیں گے

اور گردگی محاسن کے اجنباب کثرت سے

شریک ہو کر اس اجتماع سے مستفید ہوں۔

قائمہ علمی مجلس انصاریہ ضلع شیواہ

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کی ضمنی

حکومت کا انتہائی غیر منصفانہ فیصلہ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ اجنباب جماعت کو معلوم ہو چکا ہے حکومت مغربی پاکستان نے حضرت سراج الدین عیسائی کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" ضبط کر لی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ ہمارے نزدیک ایک مامورین اللہ کی کتاب ہے۔ حکومت کا یہ فیصلہ کئی لحاظ سے انتہائی غیر منصفانہ ہے کیونکہ:

- (۱) دیا جاتی ہے کہ یہ کتاب آج سے پندرہ سال قبل پہلی دفعہ شائع ہوئی تھی۔
 - (۲) اس کے بعد بھی وہ متفرق سالوں میں کئی دفعہ چھپتی رہی اور اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔
 - (۳) یہ کتاب نہ صرف امتداد بلکہ قایم دوسری تیسری دفعہ بھی عیسائی حکومت کے زمانہ میں ہی چھپی تھی۔
 - (۴) جیسا کہ اس کتاب کا نام ظاہر کرتا ہے یہ کتاب ایک عیسائی کے سوالوں کے جواب میں بھی لکھی تھی۔
- باوجود ان تمام باتوں کے یہ لکھی تا انصافی کی بات ہے کہ عیسائی حکومت نے تو اپنے سابقہ سال کے دور میں اس پر کوئی ایجنشن نہیں لیا۔ پندرہ سال کے بعد اگر مسلمان حکومت نے اس پر ایجنشن لینا ضروری خیال کیا۔
- جماعت کے دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ضروری قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ مقامی جماعتوں کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں دوستوں میں بڑے اضطراب اور رنج و غم کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ مگر بہر حال انہیں چاہیے کہ برائے رہتے ہوئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

حاکم سارا۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۹۶۳

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مرکزی تربیتی کلاس کے تقریری پروگرام کے سلسلہ میں آج مورخہ ۲۱ مئی بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کی تقریر کا ریکارڈ سنایا جو سنے گا خدام اور دیگر اجنباب زیادہ سے زیادہ شریک ہو کر مستفید ہوں (جہتم تعلیم مجلس خدام الامامیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ضلع جھنگ میں مچے کے شروع میں مختلف چوک کا سرکاری زمینیں نیلام ہوتی ہیں۔ تفصیل معلوم کرنے کے لئے دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں نشریت لائیں۔ دیگر ٹاؤن کمیٹی ربوہ (درخواست عوام) مبلغ امریکہ محکم چوہدری عبدالرحمن صاحب بنگالی کی بڑی صاحبزادی گرومشہ ۴۰۰ روپے کے لئے دعا فرمائیں۔ سے سخت بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و اجنباب جماعت اس کی صحبت کا جلوہ عطا کرنے کے لئے دعا فرمائیں۔ (نائب وکیل امتیاز ربوہ)

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز سے پہلے جانور ذبح کر لے۔ تو اس کی قربانی نہیں ہوگی۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک بار کچھ لوگوں نے ایسی غلطی کر لی۔ اور عید کی نماز سے پہلے جانور ذبح کر لئے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ اب اور جانور ذبح کریں۔ ان کی پہلی قربانی نہیں ہوتی۔ حضور کا فرمان ہے۔ من کان ذبح قبل الصلوٰۃ ضلعت (بخاری و مسلم) (ناظم دارالافتاء ربوہ)

گھٹیالیوں کا کیسے کراں قدر عطیہ

محترم چوہدری محمد ظفر صاحب نے تعلیم الاسلام ہائیڈری سکول گھٹیالیوں کی تعمیر کے لئے چھ ہزار روپے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ الخیر انجمن الخیرات اجنباب محترم چوہدری صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔ (ناظم تعلیم ربوہ)

روزنامہ افضل

مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۳ء

حیات مسیح کا مسئلہ

(۳)

مناصب مسیح پر ایم صاحب نے شریک مصلحت کر کے
"حیات مسیح" کے نام سے "السلام" کے نمبر میں بھیجی وہی دلیل یہ بیان
فرماتے ہیں۔

قال سبحانه وتعالى -

وصعدوا بسكر الله والله

خبر الماكرين - (پارہ ۳ ص ۳۳)

ترجمہ :- تدبیر کی انہوں نے اور تدبیر

کی انہوں نے اور اللہ کی تدبیر سے بہتر ہے۔

اس آیت مبارکہ میں خداوند کریم نے

یہود کی تدبیر میں تو بہین صلیب اذقن لکچ

کے مقابلہ میں فرمایا کہ ہم نے بھی تدبیر کی قادر

عز میں یہ بات مسلم ہو چکی ہے کہ جملہ خیر خیر علیہ

یاد ہو یہ کلمہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے

جملہ نیکو کی صفت میں واقع ہوتا ہے۔ ورنہ

اگر عرضہ کے حکم میں ہوتا تو نیکو کی صفت

واقع ہونا ممکن نہ تھا۔ نیز جامع اہل عربیہ

جملہ خیر بہ حال واقع ہو سکتا ہے جس کیلئے

نیکو ہونا شرط ہے لہذا جملہ حکروا

وجملہ سکروا اللہ کا حکم نیکو ہونا ثابت

ہوگا اور تو اعدا عربیہ میں یہ بھی ثابت ہو چکا

ہے کہ جب نیکو کا اعادہ کیا جائے تو ناپید

کے خیر اولیٰ مراد ہوتا ہے لہذا معلوم ہوا

کہ حق تعالیٰ کی تدبیر ان کی تدبیر کے اعلیٰ

مناظر یعنی اور یہ مشاقت جب ہی ہو سکتی ہے

کہ جب تدبیر انہوں سے دفع جسمانی مراد ہو

ورنہ تدبیر انہوں پر مراد ازالہ اوہام

ص ۲۲ مطبوعہ بلوہ) یعنی دفع روحانی یا

دفع عزت تدبیر عقل اور صلیب کے بالکل متفی

ہیں۔ نیز حکم کے معنی تدبیر یعنی کہ ہیں اور

ظاہر ہے کہ نسل اور صلیب یا بقلعہ مرزا

صلیب سے اتار لینا کوئی خفیہ تدبیر نہیں

خفیہ تدبیر رسول نے دفع جسمانی کے اور کچھ

نہیں ہو سکتی نیز حق تعالیٰ نے اپنی صفت

اس مقام پر خیر الما کرین ذکر فرمائی

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ کی تدبیر

سب سے بہتر یعنی اور صلیب سے اتار لینا کوئی

عمدہ تدبیر نہیں۔ اس کو تو یہود بھی کہتے

تھے حق تعالیٰ کا خیر الما کرین کی صفت

کو مقام حمد میں ذکر فرمانا اس طرف تدبیر

ہے کہ یہ ایک نئی تدبیر ہے اور ظاہر ہے

کہ دفع جسمانی سے زائد اور کوئی تدبیر

نہیں ہو سکتی۔ اگر نرائیوں یہودیوں یا

معدود محمد عنقریب ہی اس کا سوال اس وقت پیدا
ہو سکتا ہے جب خود اللہ تعالیٰ کا بھی کوئی
رنوڈ (اللہ) جسے عنقریب تسلیم کیا جائے جو کچھ
اللہ تعالیٰ کا کوئی جسے عنقریب نہیں ہے اس
لئے ایک معمولی عقل کا اتنا بھی دفع اللہ اب
کے یہ معنی نہیں لے سکتا کہ آپ کا اللہ تعالیٰ
کی طرف محمد عنقریب معدود ہوا تھا۔

ما سر صاحب نے جملہ اسبابہ وغیرہ کے

متعلق جو بحث کی ہے ہیں اس سے اختلاف

کرنے کی اس وقت ضرورت نہیں البتہ اس سے

جو نتیجہ آپ نے براہ کرم ہے کہ صلیب سے زندہ

انار لینے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ثابت نہیں

ہوتی یہ سراسر غلط ہے کی حضرت یونس علیہ

السلام کا پھیلنے کے بیٹ میں زندہ داخل ہونا

اور زندہ ہی پھر نکل آنا کوئی حکمت کی بات

نہیں ہے۔ پھر ما سر صاحب ذرا سیرنا حضرت

محمد رسول اللہ صلیب اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

واقعہ ہجرت پر غور فرمائیں کیا آپ کا منزل

کی آنکھوں میں خاک جھونک کر گزرے پھر

کی نگرانی میں زندہ وصحیح سلامت نکلتے

نکل جانا کمال حکمت الہی پر دلالت نہیں ہے۔

پھر فارا میں گھر کر مہات پچھلکا کوئی

ابھی حکمت اپنے اندر نہیں رکھتا؟ ذرا غور

فرمائیے کہ دشمن یہودی حضرت صلیب علیہ السلام

کی ذرا ذرا سی حرکت پر نگاہ رکھتے ہوتے

ہیں اور یقین کر لیتے ہیں کہ آپ صلیب پر فوفت

ہو گئے ہیں چنانچہ ان کو آپ کی وفات کا اس

تقدیر یقین ہو جاتا ہے کہ وہ آپ کی قبر پر بھی

ننگرائی کے لئے پیر الگک دیتے ہیں تاکہ ان کے

زعم کے مطابق آپ کے شاگرد آپ کی لاش

پر اگر خود بروئے کردیں ایسی کڑی ننگرائی کے

باوجود اللہ تعالیٰ یہودیوں کی آنکھوں میں

خاک ڈال دیتا ہے اور آپ ان سے زندہ

وصحیح سلامت پچھلکا جاتے ہیں۔ کیا اس

میں اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت نظر نہیں آتی؟

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلیب اللہ علیہ وسلم
کے لئے تو اللہ تعالیٰ کوئی ایسی اذکھی تدبیر
نہیں کرتا کہ آپ کو دشمنوں کے گھیرنے سے
محمد عنقریب آسمان پر اٹھالے بلکہ ایسی حکمت
کرتا ہے کہ آپ زندہ سلامت دہتے ہوتے
دشمنوں سے بچ سکتے ہیں۔ کیا حضرت صلیب علیہ
السلام کے وقت اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کر سکتا تھا
ادلا کر کرتا تو وہ حکمت الہیہ سے خالی ہوتا؟

دستور خیال کرو کہ حضرت صلیب علیہ

السلام کو عیاشیوں کی طرح محمد عنقریب

آسمان پر لے جانے سے آپ خود عیاشیوں

کے ہاتھ میں اسلام کے خلاف ایک اختیار

دے دے ہیں اور یہی غلطی کا خدا یا خدا کا

بیٹا ہونا ثابت کر دے ہیں حالانکہ قرآن کریم

نے نہایت زور سے اس کی تردید فرمائی ہے

قل هو الله احد

الله الصمد لم یلد

ولم یولد ولم یکن

لہ کفواً احد

حالانکہ آپ کے پاس آسمان پر اٹھانے

جانے کا کوئی تاریخی ثبوت بھی موجود نہیں

اور قرآن کریم نے تمام ایک بندوں کی دفت

کو دفع الی اللہ کے لفظ سے بیان کیا ہے

آزکی مزد دہے کہ ہم دفع اللہ الیکہ یعنی

دفع اللہ الی السماء محمد عنقریب کریں

جبکہ قرآن کریم میں اس کی طرف اشارہ نہ

بھی موجود نہیں نہ کوئی تاریخی ثبوت ہے اور

نہ عقل انسانی اس کو تسلیم کر سکتی ہے۔

افسوس تو یہ ہے کہ آج اگر عیاشی

تو دفع محمد عنقریب کے منکر ہوتے جا رہے

ہیں مگر مسلمان ابھی تک پودوسی عیاشیت

کے پھندے میں پھنسا دینا چاہتے ہیں بلکہ

اس کو تقویت دے رہے ہیں۔

ضلع سیالکوٹ کے حساب کی توجیہ کیلئے

از مکرم مولوی محمد ذین صاناظر تعلیم

تعلیم الاسلام ہار سکندری سکول گھنٹیاں ضلع سیالکوٹ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم
سے نہایت عمدگی سے چل رہا ہے۔ تعلیم کا اعلیٰ انتظام ہے۔ بچوں کی تربیت کی طرف
خاص توجہ دی جاتی ہے۔ تعلیمی اخراجات بہت کم ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے تیس
طلیہ کے لئے پرسوں کی عمارت تیار ہو چکی ہے۔ ذریں - دسویں - گیارہویں - بارہویں - گیارہویں
میں رہائش کر سکتے ہیں۔

یہ ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں سے پر زور ددراست کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچوں
کو اس کالج میں داخل کرالیں۔

(ناظر تعلیم)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار افضل خود خرید کر پڑھے۔

چند سوال اور ان کے جواب

مکرمہ ملائک سیف الرحمن صفا ناظم الافتاء

سوال۔ کہ پڑاؤ یا نذر خریدنا جائز ہے جواب۔ حکومت کی سکیم کے مطابق پڑاؤ یا نذر خریدنا جائز تو ہے۔ لیکن ان میں بلاعت آفتان کی بنا پر دو تہدین جانتے کی تحریص و تمنا کی خرابی ضرور موجود ہے۔

سوال۔ پھر ضروری سلاسلہ کے افضل میں شائع ہوا ہے کہ اگر گھر کی پہلی چارستیں رہ جائیں۔ تو نماز خزانہ کے بعد پہلے دو رکعت سنت ادا کی جائیں۔ اور پھر ان کے بعد چار رکعت۔ اس جواب سے کسی نہیں ہونے ہوئے ہم ہمیشہ ایسی صورت میں پہلے چار پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد دو اور دیکھتے ہیں یہی ایسا ہی آیا ہے۔

جواب۔ جہاں تک جواز کا تعلق ہے دونوں صورتیں جائز ہیں چاہے تو پہلے چار پڑھے۔ پھر ان کے بعد دو اور چاہے ان کے الٹ کرے۔ لیکن بہتر صورت یہ ہے۔ اس کا بار میں ہماری راہ نمائند ابنا میر کی ایک حدیث سے ہوتی ہے جو یہ ہے۔

عن عائشۃ زالت

کہات رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اذا فاتتہ

الرابع قبل الظہ وصلاتہ

بعدا لثرتین بعد الظہ

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی

میں کہ اگر کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو گھر کی چارستیں خزانہ سے پہلے پڑھتیں

تو آپ انہیں دو سنتوں کے بعد ادا فرماتے

ذیل الادھر لہا

احوال کی صورت خزانہ قیام رہی ہے۔

کیونکہ پہلے چار رکعتیں کو اپنے اصل وقت سے

بٹادی گئی ہیں۔ دوسری دو رکعتوں اپنے اصل

وقت سے نہیں۔ میں چاہیے کہ پہلے ان کو

ان کے اصل وقت میں ادا کی جائے۔ پھر ان

کے بعد پہلی چار رکعتوں کی قضا کی جائے۔ حالانکہ

اعلہ بانصواب

سوال۔ کہ جمعہ کی نماز میں کوئی شخص

سورہ فاتحہ کے بعد دس آیات سے کم بھی

پڑھ سکتا ہے۔

جواب۔ سورہ فاتحہ کے بعد کم سے کم

ضروری قرأت ایسا ہی آیت یا دو تین چھوٹی

آیات میں آتا ہے قرآن کریم کا ضرور پڑھنا

چاہیے۔ اس سے زیادہ عیب تو ہو جو۔ اور

یعنی اسطاعت ہو پڑھ سکتا ہے۔ خالق سبحان

سوال۔ سجدہ تہجدت کس طرح کی جاتا ہے اگر سجدہ کا دو آیتیں پڑھی جائیں۔ تو کیا ایک سجدہ کافی ہوگا۔ نماز میں اگر آیت سجدہ پڑھی جائے تو پھر سجدہ کس طرح ہوگا؟

جواب۔ سجدہ تہجدت کے نماز میں یہ ہے کہ جو پہلی سجدہ پڑھے۔ اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں گرجا جانا چاہیے۔ تین بار سبحان ربی الاعلیٰ بچھے اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ بیٹھے۔ اگر ایک ہی مجلس میں ایک آیت سجدہ کو کئی بار دہرائے یا مختلف آیات سجدہ پڑھے۔ تو سب کے لئے ایک سجدہ کافی ہوگا۔ لیکن اگر آیت پڑھنے کے بعد جگہ بدلے یا وقفہ وقفہ کے بعد مختلف اوقات میں پڑھے تو پھر ہر قرأت کے لئے ایک سجدہ کرنا چاہیے۔ نماز میں اگر آیت سجدہ کی تلاوت کی جائے تو آیت پڑھتے ہی سجدہ کیا جائے۔ لیکن یہ بھی جائز ہے کہ آیت ختم کرنے ہی شروع میں چلا جائے۔ اس صورت میں یہ رکوع اس کے سجدہ تہجدت کا بدل بھی بن جائے گا۔

سوال۔ کہ نماز میں سورہ ناسیہ اور اعلیٰ پڑھنا ضروری ہے یا کوئی دوسری سورتیں اس سے چھوٹی یا بڑی بھی پڑھ سکتے ہیں۔

جواب۔ نماز جمعہ میں ان سورتوں کا پڑھنا کوئی ضروری نہیں۔ ان سے چھوٹی سورتیں مثلاً صبحی۔ تین۔ کا شروت۔ اخلاص۔ یا ان سے بڑی مثلاً حمید۔ ملائک قیامہ وغیرہ جو بھی آسانی پڑھ سکے ان کا پڑھنا جائز ہے۔ اس میں کسی قسم کی پابندی یا روک نہیں۔

سوال۔ کیا قاضی کے لئے دو قول خزانہ کی بات سکر فیصلہ کرنا ضروری ہے یا وہ ایک خزانہ کی بات سکر فیصلہ کرے سکتا ہے؟

جواب۔ قاضی کے لئے ضروری ہے کہ ہر خزانہ کو اپنی بات سنانے کا موقع دے۔ ہاں اگر کوئی خزانہ جان بوجھ کر اپنی بات نہ سنانے یا وقت مقررہ پر حاضر نہ ہو۔ تو قاضی بظرف کارروائی بھی کر سکتا ہے۔

سوال۔ کیا غاندیہ چور ہے کہ وہ اپنی مطلقہ یا حتمیہ عورت سے دوبارہ نکاح کرے اور اسے دوبارہ اپنی بیوی کہتے۔

جواب۔ نکاح کا معاملہ سرالہ ذاتی رضامندی پر منحصر ہے۔ اس میں کوئی کمی یا مجبور نہیں کر سکتا۔

ایبوری کو سٹ (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

۹ افراد کا قبول اسلام۔ تبلیغی اجلاس۔ ملاقاتیں اور لٹریچر کی تقسیم

محکم قریشی مقبول احمد صبا تبوسلط وکالت مشیر دہلویہ

تبلیغی اجلاس

عرصہ زیر پورٹ میں باہر تبلیغی اجلاس منعقد کئے گئے جن میں حضرت احمدی اصحاب ہی نے شمولیت اختیار کی۔ لیکن ان کے ساتھ دیگر اصحاب بھی آئے رہے۔ اور اس طرح اشتراک کے فضل سے یہ سلسلہ بہت منفرد ہوا۔ ان اجلاس میں اصحاب کو سوالات کا موقع بھی دیا جاتا رہا۔

تفریق تبلیغ

آئی جان کے مختلف محلوں میں اجلاس کے واقف اصحاب کے گھروں میں یا قاعدہ ہر منہ جانے کا اہتمام کیا گیا۔ اور اس طرح انفرادی طور پر اصحاب کو احیاء اور حقیقی اسلام سے آگاہ کیا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ اور بعض کو ذرا شیخ یا عربی یا انگلش لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

تراویح

متعدد اصحاب من وڈس ملاقات کے لئے آئے رہے جن کو جماعت احمدیہ کی دیکھ کر مختلف ممالک میں تبلیغی مہم سے اور جماعت احمدیہ کے عقائد سے مطلع کیا جاتا رہا۔ تراویح اصحاب میں سکول کے ڈائریکٹر عرفی دان علماء بھی شامل ہیں انہیں لٹریچر بھی دیا جاتا رہا۔

مقامی کارکنوں میں مسلمان طلبہ کو دینی مصلو

ایک مقامی کالج میں تو سے کے تفریق مسلمان طالب علم تعلیم پڑھ رہے ہیں۔ ان کو دینی مصلوات ہم پہنچانے کا اہتمام کیا گیا۔ ہفتہ میں ایک دن دو گھنٹہ کے قریب کسی ایک موعظ پر دینی مصلوات ہم پہنچانی جاتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ ان کے عربی زبان پڑھنے کے شوق کے لئے نظر اندازی عربی اسباق پڑھانے شروع کئے ہیں۔ اشتراکی کے نفع سے طلبہ عجب دلچسپی سے لہے ہیں۔ نہ صرف عربی زبان سمجھنے کی خواہش ہے بلکہ دینی مصلوات حاصل کرنے کا بھی اشتیاق ہے۔ تقریب کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

تعلیم

یعنی احمدی دولت موعظانہ زیر موعظانہ یسرا القرآن پڑھتے ہیں۔ اور بعض قرآن مجید

ناظر پڑھ رہے ہیں۔ اور اس طرح علاوہ اپنے دنیوی افعال و مصروفیات کے اشتراک کے کلام کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پریس

عرصہ زیر پورٹ میں دو دفعہ ہفتوں کے واحد روز نامہ آئی جان میں "میں فاسک" کے ارسال کردہ مضمون شائع ہوئے۔ اور اس طرح پریس کے ذریعہ ملک کے اصحاب کو اسلامی نقطہ نظر سے آگاہ کرنے کی توفیق ملی۔ ایک ایک کس کے موقع پر میرا مضمون شائع ہوا۔ دوسرا ۲۸ جنوری کے پرچم میں رمضان المبارک کے مسائل اور فوائد پورٹل ایک لیا مضمون شائع ہوا۔

رمضان المبارک

ایبوری کو سٹ میں ۲۸ جنوری سے ۲۸ رمضان المبارک حیدر شروع ہوا۔ اس دوران میں نماز عشاء کے بعد تراویح پڑھانے کا اہتمام کیا گیا۔ اور بعد میں مختصر درس حدیث بھی دیا جاتا رہا۔

چند تہذیبی تحریرات یا سیر لیسٹ

اشتراک کے فضل سے اس سال گزشتہ سال کی نسبت سے چندوں میں بھی اصحاب نے زیادہ شوق سے حصہ لیا۔ بنیاداً علاوہ چند عالم کے چندہ تحریک جدید یعنی اصحاب نے ۵۰۰ فرما کر ادا کرنے کے وعدہ کر کے ادا بھی کر دیئے ہیں۔ اس طرح سب کو سیر لیسٹ کے لئے ۹۵۰۰ کے وعدہ جات ہوئے جن میں سے ۵۸۵۰ امر وقت تک ادا ہو چکے ہیں۔ اصحاب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں کے اصحاب کو اسلام کی تبلیغ پر عرصہ طور پر عمل کرنے اور نواتر سے اس کی قیاد سے زیادہ اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے اندر قربانی کا روح پیدا فرمائے۔

بیعت

عرصہ زیر پورٹ میں اشتراک کے فضل سے ۹ دوستوں نے بیعت کر کے اسلام میں داخل ہونے کی مسامت حاصل کر لی۔ قائلہ اللہ علی ذالک۔ اصحاب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تم ان کو اور دیگر سب احمدی اصحاب کو استقامت بخشے اور صحیح طور پر اسلام کا مفاد پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

حج بیت اللہ رسول

اسلام میں قربانی کی حقیقت و غیبت

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من کان لہ سعۃ ولسہ یضخ فلا یقرن مصلانا (مفسر ترجمہ)۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جس کو مال و دست ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو اپنا شخص ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

تشریح :- حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس انفرادی اور تہذیبی تعلق نے فرمائی کہ متعلقہ ذریعہ ارشاد فرمایا ہے وہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔

ہجرت کے دو برس سال میں عیلا لاخیرہ کی ابتدا ہوئی اور یہ قربانی حضرت رسول کے مقدس باپ میں ہرمال صاحب استقامت شخص کے نام سے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے روایا میں دیکھا کہ میں اپنے فرزند اسماعیل کو ذبح کر دیا ہوں مگر خدا تعالیٰ نے اس کی قربانی کی جگہ جبرائیل کی ارشاد فرمایا جس میں یہ ارشاد مقصود تھا کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں انسان کامل اور بہتر کی قربانی نہ دکھائے اور ابی ہریرہ سے عزیمت خدانامی کا خاطر قربان کر دے آج سے چودہ سو سال قبل سے یہ قربانی اسلام میں مقصود کر کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے اس کا مطالبہ کیا ہے کہ اس ظاہری قربانی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ حق تعالیٰ کو قربانی کی روح کے نہیں ہوا کرتا اور یہ قربانی ہی تریک نفس اور تقویٰ پیدا کرتی ہے وگرنہ قربانی کے گوشت اور خون کوئی حقیقت نہیں رکھتے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے

لن ینال اللہ بحمصہا ولا ما تھادوا لکن ینالہ التقویٰ متکہ (الحج)
یعنی ان قربانیوں کا گوشت اور خون خدا کو خوش نہیں کر سکتا بلکہ تمہارے تقویٰ اور خدا ترسی کی روح خدا تعالیٰ کو خوش کرتی ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قربانی کو دم کو باقاعدہ سنت مقرر کر دیا کہ مسلمانوں سے ہر قسم کے مذہبات کی قربانی کا مطالبہ کیا ہے اور اس سنت مقررہ میں کسی قسم کی تبدیلی اور دستوری نہیں ہو سکتی۔ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا صا

ہذہ الاضاحی قال سنۃ ابراہیم ابراہیم قالوا لہ فیما یھدنا فیما یدوسول اللہ قال بل شعاعۃ حسنۃ کہ کہ با رسول اللہ یہ قربان کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمہارے بزرگ ابراہیم کی یہ سنت ہے اس پر صحابہ نے عرض کیا تو تمہارے لئے اس میں کیا مقصد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قربانی کا جانور کے جسم کا مہربان مجسم بنی ہے۔

الرضخ قربانی سنت مقررہ ہے اور ہر صاحب استقامت پر اس کا کوئی ناگزیر ہے۔

(مترجمہ شیخ نور احمد تیسرے)

شکرۃ احباب

حضرت مولانا غلام رسول صاحب (راجپوت) حضرت مہدی الانبیاء و المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سید محمد علیہ السلام اور ان کے خلفاء اور اتباع اور اذرعہ امت و امت جواد بنک روم تھا ہوتے رہے ان میں سے ہر ایک کے لئے میری دعا ہے خدا تعالیٰ ہم سب اقرا کو اسلام اور احدیت کے سبب تم کے انوار سے ظاہر و باطن مقصود فرمائے اور دین اسلام اور احمدیت کے نشان کو دنیا کی تمام آباؤ اولوں میں ظاہر فرمائے۔ آمین۔

خاک و راقم تحریر ہذا جا رہی ہے بھی کچھ نامعلوم سے کئی طرح کے عوارض کے لاحق ہونے کے باعث استعلاج پر پڑا ہوا ہے۔ ابتدا میں سینہ کی تکلیف کے عارضوں میں مشہور ہوا اور کچھ عرصہ تک سینہ کا درد اور سرکشی کی تکلیف رہی پھر اس کے بعد امہلات کا سلسلہ ایک ماہ تک چلتا رہا اس کے بعد نیشنل ہسپتال اور امہلات اور ذیابیط اور ذیابیط کے دورے بھی شروع ہوئے اس سلسلہ کے احباب کی ہمدردانہ دعاؤں سے امہلات اور ذیابیط کے دورے تو باکلی افاقہ ہے لیکن مسلسل لہلہ کی تکلیف ابھی جاری ہے۔ یہ عارضہ ایک ایسے عرصہ سے چلتا جا رہا ہے اور باوجود کئی طرح کے علاجوں کے استعمال سے بھی ابھی تک صحت اور شفای صورت میں بہتر نہیں آسکا۔ میرے جیسے ایک گنہگار کو تو یہ عوارض کا احساس ہوتا ہے کہ علاوہ پاکستان اور ہندوستان کے افریقہ اور امریکہ اور یورپ کے کئی علاقوں سے بھی جن کے ناموں سے بھی واقفیت نہیں رکھتا خطوط امریکن کونسل سے میرے نام پہنچتے رہتے ہیں حالانکہ میں ان سے قطعاً واقفیت بھی نہیں رکھتا۔ ایسے کی برکت اور نظام کی برکت کا شکر کی دست کو کسوٹے ہی جیسے کہ وہی اور اگلے خلفاء اور نظام کی برکت عالیہ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کے نشان میں اور اراجیائی برکت کی وسعت کو نوسے ہیں اور میں کوئی سمجھتا ہوں کہ یہ کچھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ اللہ و اسرار میں کی روحانی حمایت ہے جس کے ساتھ خدا تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کی توجہات کام کو رہی ہیں میں تمام خطوط لکھنے و ملے احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں

دی گئی ہے۔ ان کے علاوہ باقی ضروریات مشاوریں یا اجتماعی دعا میں شامل ہوئے۔ کھا نا کھائے۔ جائزہ پڑھے کسی عزیز کی بیماریا پر کسی باسی کی مشابہت کے لئے باہر آنے کی اجازت میں اختلاف نہیں لیکن اعتکاف کا روح اس امر کا مستثنیٰ ہے کہ ان میں نئی اعتراض کے لئے باہر آنے کے لئے علی انقطاع کی کیفیت اپنے اوپر وارد کرنے کی کوشش کرے اور اس قسم کی توفیقات اور خواہشات کی قربانی لینے کا اپنے آپ کو عادی بنائے۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال :- حقیقی یتیم لکھ الخیط الابیض من الخیط الاسود صحت الجھریسے کیا مراد ہے کیا ۱۹ رمضان کی عصر کے بعد سے یہ مشورہ ہوگا۔

جواب :- اس کے متعلق احادیث میں کوئی واضح تصریح نہیں ملتی تاہم بعض تصریحات کے مطابق ۱۹ رمضان کی صبح کو اعتکاف شروع کر دینا بیجا ہے لیکن بچوں کو جسے ۲۰ اور ۲۱ کا دوامی مغرب سے اعتکاف شروع کیا جائے اور اصل اسلامی صاب سے دن سورج غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے گویا اس لحاظ سے لیل نہ ہنار کا مجموعہ ایک مکمل دن (یوم اکمل) ہے۔

سوال :- حدیث میں آتا ہے کہ مستکلف حواجر ضروریہ کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب :- حدیث کے الفاظ یہ ہیں کان لا یدخل البیت الا احیاء الانسان اذا کان محتکفا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں سوائے ان کی حاجت کے گھر میں نہیں آتے تھے۔ ان کی حاجت مراد

بیمنا کھانا جانا ہے۔ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ یہ ضرورت اس سے جس کے لئے مسجد سے باہر آنا جائز ہے اسے اگر گھر کی مسجد میں اعتکاف ہو تو جمعہ پڑھنے کے لئے جہاں مسجدیں جاسے کی بھی اجازت

حج بیت اللہ کے لئے جانوروں کی احباب

منورہ ذیل احباب اس سال حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔

- ۱۔ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور
- ۲۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور
- ۳۔ والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور
- ۴۔ عبدالروف خان صاحب برادر ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور۔
- ۵۔ شیخ محمد یعقوب صاحب ازبوسٹی خلیفہ فارس
- ۶۔ اللہ دتہ صاحب عربی روالپنڈی کراچی۔
- ۷۔ امیر صاحب
- ۸۔ شیخ محمد صاحب دہلی شیخ محمد عبدالرشید صاحب کلا تھریٹ لائل پور۔

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حج قبول فرمائے۔ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور وہ اس سفر پر اسلام اور احمدیت کی ترقی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ اللہ و اسرار میں کی وسعت کا عملہ کے لئے اور جو دیکھنا چاہیں ان کی توجہ قبول فرمائے۔ (عجلو ان فوراً پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ اللہ و اسرار میں)

۹۔ مختار احمد صاحب لائل پور۔- ۱۰۔ چوہدری مبارک علی صاحب دریش قادیان۔
- ۱۱۔ مولوی نور الحق صاحب اوریلنج ازبوسٹی۔
- ۱۲۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کلیمین انڈیا
- ۱۳۔ مرزا لطیف الرحمن صاحب بلوچ ازبوسٹی۔
- ۱۴۔ چوہدری بشیر احمد صاحب ریڈیو انجینئر پنجاب۔
- ۱۵۔ عبدالسلام صاحب احوال کوئٹہ۔
- ۱۶۔ ملک ولی داد صاحب احمد آباد جنرل ضلع کوٹہ۔
- ۱۷۔ عبدالکریم صاحب ڈار۔
- ۱۸۔ بیوہ شیخ محمد حسین صاحب جینوٹ۔

۱۹۔ احباب ان سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ احباب بھی مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (خفاک رحمتی حضرت غلام رسول صاحب (زیر نذر دارالہجرت)

الحاج مولوی نذیر احمد علی مرحوم کا ذکر خیر

(حضرت بابو فقیر علی صاحب مرحوم و محقور)

مکرم محترم الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق رئیس التلیغ مشہدائے احرار مغربی افریقہ ان خاص سہیلانِ احمدیت میں سے ہیں جنہوں نے اپنی ساری خدمت اسلام اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول میں گذاری اور جو داعی امتی ایت کریم "منہج من قطنی حخبہ" کے مسعدان ہیں۔

مغربی افریقہ میں احمدیہ جاعت مشہول اور سکون اور مسجود کے قیام اور تبلیغ اسلام کو وہاں وسیع اور مستحکم کرنے میں الحاج حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب تیر اور حضرت الحاج حکیم فضل الرحمن صاحب رضوان اللہ علیہما کی طرح انہیں بھی نہایت نمایاں اور قابل ستائش خدمات کی توفیق حاصل ہوئی۔ سلسلہ کے ان ابتدائی گنہ گشتی اور بزرگ مبلغین کرام کی زندگیوں بعد میں آنے والے مبلغین و صحابہ جن کے لئے یقیناً اسود حسد اور مشعلِ راد کی سبقت دیکھتی ہیں اور ان کے حالاتِ جاہلیت کے جو انہوں میں اسلام کے لئے اپنی زندگیوں وقف کرنے کی تحریک پیدا کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں ذیل میں حضرت مولوی نذیر احمد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرحوم کے وہ عزیز مطبوعہ حالات پیش کئے جاتے ہیں۔ جو کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے والد بزرگوار حضرت بابو فقیر علی صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بجز من شاعت رقم فرمائے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے درحالات بلند کر کے اور ان کی اولاد اور ازواج و اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (حنا کار:۔۔۔ محمد صدیق امرتسری مبلغ انجمن اہل حق سونگ پور)

مولوی نذیر احمد علی مرحوم سابق رئیس التلیغ احرار مغربی افریقہ پنجین سے ساڈی ٹنگی خدمت خلق اور ایثار کے جذبہ سے پڑھے اور کسی غریب صاحب جنتہ یا بیچارے سے محبت باعدت کا کوئی فرقہ بھی لگنے سے نہ جانے دیتے تھے۔ مولوی صاحب پہلے تو اپنے بڑے بھائی مکرم بابو نذیر احمد صاحب رحمانی امیر جاعت احرار مغربی افریقہ کے ساتھ امرتسر ایم لے آئے اور سکول میں تعلیم پاتے رہے۔ پھر ۱۹۱۲ء میں میں نے بعض وجوہات کی بنا پر یہاں سے ہٹا کر انہیں قادیان لے آئی۔ ان کی سکول میں داخل کر دیا۔ ان کی آئی ٹی سکول کے فاضل ہوئے کے بعد وہ اسلام آباد کالج لاہور میں داخل ہوئے اور احمدیہ پرسنل لاہور میں اقامت اختیار کر لی۔

مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب ان زمانے میں دودھ کا گاج سے آئے ہی پاس تبدیل کر لیتے اور سر پنا ڈی ٹی ٹی پائل میں گھر ڈال اور دھوئی پین کر پرسنل میں رہتے آپ کے ٹیک لٹرنہ پابندی نہ ڈٹیا پیدا ہی اور دوسروں کی خدمت کے جذبہ کی وجہ سے پرسنل کی مسجد کی امانت کا کام بھی آپ کے سپرد ہوتا اور نماز کے بعد درس بھی عموماً آپ ہی دیا کرتے تھے۔

جہاں تک ممکن ہوتا اپنے والدین صاحبان پر اپنے احراجات کا بہت کم سوچ ڈالتے تھے اور نہایت کفایت شعاری سے گذر و اوقات گزرتی کوشش میں رہتے لیکن اس عسر و آسانی زندگی کے باوجود دوسروں کی خدمت اور امداد اور اپنا خرچ سمجھتے تھے۔ مکرم ملک غلام فرید صاحب نے جب ایم لے کا امتحان پاس کیا تو ان کی اولاد پانچ کے وقت مولوی صاحب مرحوم نے ہی خود

باہر خود ہو۔ مکرم مولوی علی صاحب مرحوم انہیں حضور کی یہ تحریک پہنچی تو آپ نے فوری طور پر گھر کی بعض چیزیں فروخت کر کے تیاری کر لی اور اس جہاد کی سب سے پہلی خرچ میں شامل ہو کر ملکانہ کے علاقہ میں پہنچ گئے اور حضور کی ہدایات اور اپنے امیر کی نگرانی میں بڑی جانفشانی اور محنت اور اخلاص سے دن رات تبلیغ اسلام میں سرمدت رہے۔ چونکہ میں نے بھی اس سلسلہ میں اپنے آپ کو حضور کی خدمت میں پیش کیا ہوا تھا جب مولوی صاحب مرحوم وہاں آئے اور میں وہاں رہنے لگا اور اپنے حالات کے مطابق کچھ سامان ساتھ لیا تو مولوی صاحب کہنے لگے "میاں حجی آپ بڑے آدمی ہیں اتنا سامان وہاں لے جا کر سڑک لے کر آئے۔ یہ سامان آپ کو تبلیغ سے روکنے کا موجب ہو گا۔ وہاں تو اکثر گاؤں بگاڑوں سفر کرنا پڑتا ہے۔ ہاتھ بے کمرے ہوتے ہیں وغیرہ اٹھانے کی بجائے آپ میری طرح صرف ایک اچھی خاصی مضبوط خٹائی لے جائیں پھلے اس میں آٹا لٹھ لید پھرا سے کپڑے پر ڈال کر کسی خٹائی کو ڈالنا یا بیڑے کی پکائی کو کسی خٹائی کو ستر یا کے طود پر استعمال کر کے اس میں کچھ شوریدہ تیار کر لیا اور لٹھی لٹھی بیٹے کے بعد خٹائی لے کر اسی میں باقی لے لیا اور نہ یہ ڈانڈیاں اور سامان وغیرہ اٹھا کر ساتھ لے بھرتا تو آپ کے لئے خود ایک لائین مل سکتی ہر جاتے گا

وقف زندگی زندگی وقف کرنے کے لئے آپ کو حاکم نامہ لکھی اور نے تحریک کی تھی بلکہ اب علی کے زمانہ میں ہی آپ نے ہر ماہ رخصت اپنے آپ کو خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیا تھا اس کے بعد ملازمت کے دنوں میں پھر وقف کیا تو حضور نے خود اہلکار حکم فرمایا کہ اپنے دلہ صاحب سے بھی اجازت لوجہ عام علی ہو گا کہ انہوں نے سلسلہ کی خدمت کے لئے زندگی وقف کر دی ہے تو میں نے خدمت اجازت دے دی بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کا ایک فضل تصور کیا۔

عمیر معمولی مالی تسویاتی ۱۹۲۳ء میں پہلی بار آپ کو تبلیغ کے لئے باہر افریقہ ممالک میں بھیجا گیا۔ وہاں پر آپ نے اس بے نقی اور وقت سے بڑھ کر شب و روز کام کیا کہ عام محنت پر کچھ بڑا پڑا گا اس کے باوجود آپ ستواڑا سال تک کام کرتے پلے گئے اور وہاں اللہ تعالیٰ نے امیر سے بڑھ کر آپ کی کامیابی کے سامان پیدا کر دئے وہاں سے پہلی بار قادیان واپسی پر انہوں نے اپنے آقا کے حضور عزیز مبلغین کی افریقہ میں ضرورت کا اظہار کیا تو حضور نے فرمایا میں تو اچھے لائق اور مخلص ہمارے زیر نظر ہیں مکان کے احراجات کا معاملہ اس وقت مشکل پیدا کر دے ہے اس وقت احراجات منقر کے لئے آپ کو چندہ کرن پڑے گا۔ چنانچہ یہ

مرد و ماہد اسباب پر ہی دھما مہ ہو گئے کہ پتھر احباب سے چندہ کی اپیل کر کے اپنے ساتھ مبلغین وہاں کے جائیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا عزم و ہمت دیکھ کر سامان بھی پیدا کر دئے۔ اور وہ اس طرح کہ انہیں وہاں ان کے ریسے بھائی بابو بشیر احمد صاحب رحمانی امیر جاعت احرار مغربی افریقہ نے مبلغ (RS 1100) گیارہ سو روپیہ کی رقم ان کو بطور تحفہ پیش کی کہ قادیان میں اپنے ایام رخصت اسلام سے گذر اس اور گھر کا سامان وغیرہ خریدیں اور بچوں کی تعلیم پر خرچ کریں۔ لیکن جو تھی مولوی صاحب مرحوم کو یہ رقم اپنے بھائی صاحب سے ملی آپ نے فوراً حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور پیش کر دی اور عرض کیا کہ حضور سلسلہ کی خدمت میری اور میرے گھر والوں کی ضروریات اور آرام و آسائش سے بہر حال مقدم ہیں میں یہ رقم افریقہ میں بیٹے بھیجنے کے لئے پیش کرتا ہوں چنانچہ حضور نے قبول کر کے خود شادی کا اظہار فرمایا اور ایک نہایت مخلص لائق اور کامیاب مبلغ آپ کے ساتھ افریقہ بھیجا دیا۔

اسلام کا کامیاب جرنیل افریقہ سے دوسری بار قادیان واپسی پر افریقہ میں آپ کی دستخط کو مستشرق اور محنت اور کامیابی اور اعلان کے نتیجے میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ازادہ شفقت و درخش اسلام کا کامیاب جرنیل کے نام سے یاد فرمایا اور رئیس التلیغ مغربی افریقہ کا عہدہ عطا فرمایا اور بعد میں ہی اہل و عیال ان کی افریقہ واپسی کا حکم صادر کیا حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہما کی نظر شفقت

ایسی دنوں کا ذکر ہے کہ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہما سیر کو تشریف لے جاتے ہوئے دارالبرکات (قادیان) کی طرف گئے اور دعا گار بابو فقیر علی کے مکان میں اچانک نظر لیتے فرما رہے ہیں۔ اس وقت کا نظارہ بھی عجیب تھا۔ بلا توقع ہمارے گھر میں اس مقدس وجود کا تشریف لانا چہرہ کے چاند کے ہمارے گھسے میں داخل ہو جانے سے بھی بڑھ کر تھا اور اس مبارک معرکہ پر ہمارے گھر کا ہر فرد باغ باغ ہو رہا تھا۔ مکرم مولوی نذیر احمد علی مرحوم بھی گھر پر تھے اور خوشی سے چھوٹے نہ سمانے تھے۔ افریقہ میں تبلیغ اور جماعتوں کے کچھ حالات عرض کرنے کے بعد مولوی صاحب مرحوم نے ہفت روزہ کیا کہ حضور وہاں جان لب و دل احراریت کی کامیابی کے غیر معمولی سامان پیدا ہو رہے ہیں اور حکومت کے کاغذوں سے بھی احمدی مبلغین (باقی صفحہ پر)

